ORIENTALIST'S OBJECTIONS ON THE HOLY PROPHET'S FAMILY LIFE AND ITS JUSTIFICATION –AN INTELLECTUAL STUDY

رسولِ کریم ﷺ کی عائلی زندگی پر مستشرقین کے اعتراضات وجوابات کا علمی مطالعہ

رابعہ بنت ملک محمد امتیاز معاون استاد و ریسرچ اسکالر، جامعہ کراچی۔

ABSTRACT: *The present Article is the analytical study of the objections of orientalist on the family life of prophet (P.B.U.H). And the research findings delineate that their objections are based on mendacity. Orientalist hikes the vital remonstrate on the marriages of Prophet (P.B.U.H). They have developed the different dimensions to hold objections on the said topic while there is a social, educational and political cause that Prophet had so, he did these marriages and causes to mend Social, Political and moral turmoil. Orientalist failed to expostulate this expediency because of having extremist ideology. And they had lack of knowledge.*

KEYWORDS: *Orientalist, family life, extremist ideology and Intellectual study.*

مستشرقین کا تعارف:

مستشرقین مشتق ہے، استشراق سے جس کا مادہ شرق ہے۔ عربی اور اردو میں مستشرق اور استشراق کے الفاظ علی الترتیب انگریزی کے اورینٹلسٹ (Orientalist) اور اورینٹلزم کے ترجمے یا متبادل کے طور پر رائج ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ینٹلزم (Orientalism) کا معنی ہے مشرقی خصوصیات ''مشرقی رسوم و رواجات' مشرقی ثقافت و تہذیب' مشرقی زبانوں اور مشرقی اقوام سے متعلق علم و مہارت بیان کیا گیا ہے۔(۱)

استشراق کی جو تعریف عام طور پر مشہور ہے وہ یہ ہے: ''غیر مشرقی لوگوں کا مشرقی زبانوں' تہذیب' فلسفے' ادب اور مذہب کے مطالعے میں مشغول ہونے کا نام استشراق ہے۔'' اس تعریف کی رو سے جو غیر مشرق عالم' مشرقی علوم کے لئے اپنے آپ کو وقف کرے گا اسے مستشرق کہا جاتا ہے۔ **شرف الدین اصلاحی** اس ''Orientalist'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ لفظ انگریزوں کا وضع کردہ ہے جس کے لئے عربی میں استشراق کا لفظ وضع کیا گیا ہے۔ لفظ ''Orient'' بمعنی مشرق اور ''Orientalism'' کا معنی شرق شناسی یا مشرقی علوم و فنون اور ادب میں مہارت حاصل کرنے کے ہیں۔ مستشرق (استشراق کے فعل سے اسمِ فاعل) سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو بہ تکلف مشرقی بنتا ہے۔(۲)

ان تمام تعریفات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مستشرق اسے کہتے ہیں جو مشرقی علوم میں مہارت رکھتا ہو۔ ایک غیر مشرق کا مشرقی علوم کے بارے میں دسترس حاصل کرنا ان کے علوم و فنون میں مکمل ماہر ہونا مستشرق کہلاتا ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کی عائلی زندگی پر مستشرقین کے اعتراضات وجوابات

حضور ﷺ کی عائلی زندگی پر جو سب سے بڑا اعتراض کیا جاتا ہے وہ تعدد ازدواج کا ہے۔ مستشرقین نے اس حوالے سے کئی اعتراضات

کیئے اور حضور ﷺ کی سیرت کو داغدار کرنے کی کوشش کی جب کہ حضور ﷺ کی ذمہ داری چونکہ اپنی اُمت کے ہر فرد کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ کٹھن تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ قوانین ایسے نازل فرمائے جو آپ کے لئے خاص تھے اور اُمت ان قوانین سے مستثنیٰ تھی۔

تعدد ازواج پر قرآنی آیات: اس حوالے سے قرآنی آیات مندرجہ ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

اے نبی (مکرم!) ہم نے حلال کر دی ہیں آپ کے لئے آپ کی ازواج جن کے مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں اور آپ کی کنیزیں جو اللہ نے بطور غنیمت آپ کو عطا کی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں، جنہوں نے ہجرت کی آپ کے ساتھ اور مومن عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کر دے اگر نبی اس سے نکاح کرنا چاہے۔ یہ (اجازت) صرف آپ کے لئے ہے دوسرے مومنوں کے لئے نہیں۔ ہمیں خوب علم ہے جو ہم نے مقرر کیا ہے۔ مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں تاکہ آپ پر کسی قسم کی تنگی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ (۳)

بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے معاملے میں بھی اللہ نے آپ ﷺ کو امتیازی شان عطا فرمائی جہاں ایک اُمتی کو تمام بیویوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرنے کا حکم دیا وہاں حضور ﷺ کے لئے فرمایا: تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُــٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ لَا يَحْزَنَّ وَ يَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا۔

"(آپ کو اختیار ہے) دور کر دیں جس کو چاہیں اپنی ازواج سے اور اپنے پاس رکھیں جس کو چاہیں اور اگر آپ (دوبارہ) طلب کریں جن کو آپ نے علیحدہ کر دیا تھا تب بھی آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔ اس رخصت سے پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور وہ آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور سب کی سب خوش رہیں گی جو کچھ آپ انہیں عطا فرمائیں گے اور (اے لوگو!) اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے"۔ (۴)

عام اُمتی کو چار بیویوں کی حد کے اندر رہتے ہوئے زندگی کے کسی بھی مرحلے پر ایک بیوی کو دوسری بیوی سے بدلنے یا کسی اور عورت سے شادی کرنے پر کوئی قانونی پابندی نہیں لیکن حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ایک مرحلہ آیا جب آپ کو مزید نکاح کرنے یا کسی زوجہ کو دوسری زوجہ سے بدلنے کی ممانعت کر دی گئی۔

ارشادِ خداوندی ہے: لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِہِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُہُنَّ اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا۔

"حلال نہیں آپ کے لئے دوسری عورتیں اس کے بعد اور نہ اس کی اجازت ہے کہ آپ تبدیل کر لیں ان ازواج سے دوسری بیویاں اگرچہ آپ کو پسند آئے ان کا حسن بجز کنیزوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔"(۵)

ولیم میور کا اعتراض اور اس کا جواب:

تعدد ازدواج کے حوالے سے ولیم میور (۱۸۸۹ء-۱۸۰۷ء) محمد اینڈ اسلام میں لکھتا ہے کہ:

Mohammad was now going on to three three score years; but weakness for the sex seemed only to grow with age, and the attractions of his increasing harem were insufficient to prevent his passion from wandering beyond its ample limits.؎ ۶

"آپ محمد (ﷺ) کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی لیکن جنس مخالف کی طرف میلان کی کمزوری میں عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا تھا۔ آپ کے بڑھتے ہوئے حرم کی کشش آپ کو اپنی وسیع حدود سے تجاوز سے روکنے کے لئے کافی نہ تھی۔" ؎ ۷

تعدد ازدواج کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرزِ عمل سابقہ انبیاء کے عین مطابق ہے کیونکہ آپ ﷺ سے قبل جتنے بھی انبیاء آئے ان میں سے بعض نے کئی شادیاں کی اس لئے آپ ﷺ کا یہ عمل منہاجِ نبوت کے عین مطابق ہے۔

یہود و نصاریٰ کی الہامی کتب ہمیں خود بتاتی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں۔

اسی طرح بائبل کے مختلف مقامات پر حضرت داؤد علیہ السلام کی نو بیویاں، دس حرموں اور ان کے علاوہ کچھ اور حرموں اور جوروؤں کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق بائبل ہمیں بتاتی ہے۔

"And he came to have seven hundred wives, princesses, and three hundred concubines."؎ ۸

"اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی سات سو بیویاں اور تین سو لونڈیاں تھیں۔" ۹

بائبل کی ان تمام آیات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا تعدد ازدواج پر عمل عین نبوت کے مطابق ہے۔

حضرت زینب سے نکاح پر مستشرقین کا اعتراض و جواب:

ولیم میور یہ افسانہ اس طرح لکھتا ہے:

Mohamed was now going on to three- score years: but weakness for the sex seemed only to grow with age, and the attractions of his increasing harem were insufficient to prevent his passion from wandering beyond its ample limits.

Happening one day to visit the dwelling of his adopted son Zeid, he found him absent. As he knocked, Zeinab, wife of Zeid, started up in confusion to array herself

decently for the Prophet's reception. But the charms had already through the half – opened door, unveiled themselves too freely before his admiring gaze; and Mohomet, smitten by the sight, exclaimed, "Gracious lord! Good Heavens! How thou dost turn the hearts of men!" The words, uttered as he turned to go, were overheard by Zenab, and she, proud of her conquest, was nothing loth to tell her husband of it. Zeid went at once to Mahomet, and offered to divorce his wife for him, "Keep thy wife to thymself. "He answered, and fear God. "But the words fell from unwilling lips.۱۰ے

"محمد (ﷺ) کی عمر اب ساٹھ سال کے قریب تھی لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ جنس کے معاملہ میں ان کی کمزوری میں اضافہ ہو رہا تھا اور ان کے بڑھتے ہوئے حرم کی کشش ان کو اپنی وسیع حدود سے تجاوز سے باز رکھنے کے لئے کافی نہ تھیں۔ایک روز وہ اپنے منہ بولے بیٹے زید سے ملنے ان کے گھر گئے لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھے،انہوں نے دستک دی۔ زید کی بیوی زینب رسولِ خدا کا مہذبانہ استقبال کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے لگیں لیکن ان کا حسن، نیم وا دروازے کے راستے، محمد (ﷺ) کی مشتاق نگاہوں کے سامنے اپنے آپ کو منکشف کر چکا تھا۔اس منظر سے مغلوب ہو کر انہوں نے بے ساختہ کہا۔ " سبحان اللہ!" اے اللہ! تو لوگوں کے دلوں کو کیسے پھیر دیتا ہے۔" وہ الفاظ جو محمد (ﷺ) نے واپس جاتے ہوئے اپنی زبان سے ادا کئے تھے وہ زینب نے سن لیئے۔ وہ اپنی فتح پر نازاں تھیں اور انہوں نے یہ واقعہ اپنے خاوند کے سامنے بیان کرنے میں ذرا جھجک محسوس نہ کی۔ زید یہ سن کر فوراً محمد ﷺ کے پاس گئے اور ان کی خاطر اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا: خدا سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو۔ یہ الفاظ بے دلی سے ان کی زبان پر آئے تھے۔" ۱۱

ولیم میور اسی طرح افسانوی رنگ میں اس قصے کو آگے بڑھاتا ہے اور زید کی طرف سے حضرت زینب کو طلاق کے بعد، حضور ﷺ کے ساتھ ان کی شادی کو افسانوی انداز میں یوں بیان کرتا ہے:

"Even in Arabia, to marry the divorced wife of an adopted son was a thing unheard of, and he foresaw the scandal, it would create. But the flame would not be stifled. And so, casting his scruples to the winds, he resolved at last to have her." ۱۲ے

"اپنے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی ایسی بات تھی جو عرب جیسے ملک میں بھی نئی تھی۔ محمد (ﷺ) نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ اس نکاح سے ان کی بڑی بدنامی ہو گی لیکن محبت کا شعلہ بجھنے والا نہ تھا۔انہوں نے ضمیر کی ہر خلش کو جھٹک دیا اور ہر قیمت پر زینب کو حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا۔"۱۳

حضرت زینب کے ساتھ حضور ﷺ کی شادی حکمِ خداوندی سے ہوئی تھی۔ اس حقیقت کو ولیم میور اپنے مخصوص انداز میں یہ معنی پہناتا ہے:

"The marriage caused no small obloquy, and to save his reputation Mahomet fell back upon his oracle. A passage was promulgated which purports on the part of the

Almighty not only to sanction the union, but even reprehend the prophet for hesitating to Consumate it, from the fear of men." ۱۴ے

" اس نکاح سے محمد (ﷺ) کی کچھ کم بدنامی نہ ہوئی۔ اپنی شہرت کو محفوظ رکھنے کے لئے انہوں نے وحی کا سہارا لیا۔ ایک آیت تشہیر کی گئی جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ صرف اس شادی کو جائز قرار دیا گیا تھا بلکہ اس بات پر محمد (ﷺ) کو تنبیہ کی گئی کہ انہوں نے لوگوں کے خوف سے اس شادی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیوں کیا۔" ۱۵ے

ولیم میور نے اس کے بعد اس پوری آیت کا ترجمہ لکھا ہے جس میں حضرت زینب کی حضور ﷺ کے ساتھ شادی کا ذکر ہے پھر اس نے ان قرآنی آیات کے متعلق یہ تبصرہ کیا ہے:

"Could the burlesque of inspiration be carried father? Yet this verse as well as the revelation chiding him because he did not marry Zeinab, and the other passages on the Prophet's relations with his household, are all incorporated in the Coram, and to his day are gravely recited in due course, as a part of the word of God, in every mosque throughout Islam." ۱۶ے

ترجمہ: " کیا وحی کے مزاح کو اس سے آگے لے جانا ممکن ہے؟ اس کے باوجود یہ آیت اور وہ وحی جس میں زینب سے شادی نہ کرنے پر محمد (ﷺ) کو تنبیہ کی گئی ہے، اور دیگر آیات جن میں محمد (ﷺ) کے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ تعلقات کا ذکر ہے، وہ سب قرآن کا حصہ ہیں اور آج تک دنیائے اسلام کی ہر مسجد میں کلام اللہ کے طور پر ان کی تلاوت ہوتی ہے۔" ۱۷ے

ولیم میور یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ خانگی معاملات پر کسی الہامی کتاب میں گفتگو وحی کے ساتھ مذاق ہے جبکہ ولیم میور خود کٹر عیسائی ہے اور بائبل ان کے پاس موجود ہوگی اور وہ اس کا خود بھی مطالعہ کرتے ہونگے۔ بائبل میں بھی اللہ کے رسولوں کے حوالے سے ایسی بہت سی باتیں منسوب ہیں جو ان کے لئے کہنا درست نہیں تو کیا ولیم میور کو وہاں وحی کے ساتھ مذاق نظر نہیں آتا۔ اور قرآن مجید اگر انسانوں کی خانگی زندگی کو منظم کرنے کے لئے قانون اور ضابطے مقرر کرے تو ان کے نزدیک یہ وحی سے مذاق بن جاتا ہے۔

جس طرح ولیم میور نے حضرت زینب کے ساتھ حضور ﷺ کی شادی کو افسانوی رنگ میں پیش کیا ہے، ٹار انڈرائے نے بھی اس قصے کو وہی رنگ دینے کی کوشش کی ہے، وہ اس قصے کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حسن اور غرور کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حضرت زینب کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بڑی باکپاز تھیں لیکن، اس کے خیال میں، اس پاکبازی کا تعلق ان کی عمر کے آخری حصے سے ہوگا۔

پیر کرم شاہ الازہری مستشرقین کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"مستشرقین غیر جانبدار محقق سمجھے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ تاریخ اور افسانے میں فرق ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے حضور ﷺ کی تاریخ کو افسانوی رنگ میں لکھنے کی سازش جان بوجھ کر کی ہے۔ اگر وہ حضور کی حیاتِ طیبہ کے واقعات کو تاریخ نویسی

کے اصولوں کے مطابق پرکھیں تو انہیں آپ کی زندگی میں کوئی چیز ایسی نہیں مل سکتی جس کے ذریعے وہ آپ کے کردار کو داغ دار کر کے لوگوں کو آپ کے دین سے متنفر کر سکیں۔ چونکہ حضور ﷺ کے متعلق کچھ لکھنے سے ان کا اصل مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ آپ کے کردار کو مشکوک کر کے دینِ اسلام کی بنیادیں کمزور کریں، اس لئے یہ اصل مقصد ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہتا ہے اور کسی مقام پر بھی ان کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتا لیکن مستشرقین اس معاملہ میں سخت غلط فہمی کا شکار ہیں وہ خواہ افسانہ لکھیں یا ڈرامہ، جس ہستی کو اللہ نے ہر خامی سے پاک رکھا ہے، اس کے دامن پر دشمنوں کی طرف سے لگایا جانے والا کوئی دھبہ ٹھہر نہیں سکتا۔ کیونکہ باطل میں اتنی طاقت کبھی نہیں ہوتی کہ وہ حق کو مغلوب کر سکے۔ روشنی کی ایک کرن اندھیروں کا سینہ چیر دیتی ہے اور شب دیجور کی تاریکیاں ایک چراغ کی روشنی کو مدھم نہیں کر سکتیں۔" ۱۸

مستشرقین نے اس افسانے کے ذریعے محمدِ عربی ﷺ کو جس رنگ میں دکھانے کی کوشش کی ہے آپ کا دامن اس سے پاک ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل حکمِ ربّی اور معاشرے کی اصلاح کے تحت تھا اس میں نفس کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔

مستشرقین کا یہ کہنا کہ اچانک حضور ﷺ کی نظر حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر پڑی تو آپ ان کی محبت میں گرفتار ہو گئے، یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے لئے اجنبی نہ تھیں بلکہ پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ آپ چاہتے تو خود ان سے نکاح کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت زید سے خود کروایا جبکہ آپ ﷺ کے لئے خود نکاح کرنا یہ آپ کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ ان تمام حقائق کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہاں کا انصاف ہے کہ حضور ﷺ کی نظر ان پر پڑھی تو آپ ﷺ ان کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔

امام ابو بکر ابن عربی اس الزام کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انہ باطل لا یصح النظر الیہ فانہ کان معہا فی کل وقت و موضع ولم یکن ھناک حجاب یمنعھا منہ فکیف تنشامعہ وینشا معہا ینظرھا فی کل ساعۃ ولا تقع فی قلبہ الا اذا کان لھا زوج وقد وھبتہ نفسہا وکرہت غیرہ فلم یخطر ذالک ببالہ فکیف یتجدد الھوی بعد العدم حاشا لذالک القلب المطہر من ھذہ العلاقۃ الفا سدۃ۔" ۱۹

"یہ قصہ باطل ہے، اس کی طرف دیکھنا بھی صحیح نہیں ہے۔ حضرت زینب ہر وقت اور ہر جگہ آپ کے ساتھ رہیں۔ ان کے درمیان حجاب نہ تھا کہ حضور ﷺ ان کو دیکھ نہ سکتے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دونوں نے ایک ساتھ پرورش پائی ہو، حضور ﷺ ہمیشہ انہیں دیکھتے رہے ہوں لیکن ان کی محبت حضور ﷺ کے دل میں پیدا نہ ہوئی ہو اور جب ان کی شادی ہو چکی ہو اور وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہ رہی ہوں تو اچانک حضور ﷺ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہو گئی ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جان حضور کو ھبہ کی تھی اور

کسی دوسرے کو پسند نہ کیا تھا لیکن ان تمام باتوں کی حضور ﷺ نے پروا نہیں کی تھی، تو وہ محبت جو اتنا عرصہ حضور ﷺ کے دل میں پیدا نہ ہوئی تھی وہ اچانک کیسے پیدا ہو گئی۔ یقیناً حضور ﷺ کا قلبِ اطہر اس قسم کی چیزوں سے قطعاً پاک ہے۔" ۲۰ے

منٹگمری واٹ لکھتا ہے:

"Despite the stories, then, it is unlikely that he was swept off his feet by the physical attractiveness of Zaynab. The other wives are said to have feared her beauty; but her age when she married Muhammad was thirty five, or perhaps rather thirty – eight, which is fairly advanced for an Arab woman." ۲۱ے

"ہر قسم کی کہانیوں کے باوجود یہ بات ناممکن ہے کہ زینب کی جسمانی کشش کی وجہ سے محمد (ﷺ) کے قدم ڈگمگا گئے ہوں، کہا جاتا ہے کہ محمد (ﷺ) کی دوسری بیویاں زینب کے حسن سے خائف تھیں لیکن محمد (ﷺ) کے ساتھ شادی کے وقت ان کی عمر پینتیس بلکہ اڑتیس سال تھی۔ ایک عرب عورت کے لئے یہ عمر بڑی عمر شمار ہوتی ہے۔" ۲۲ے

منٹگمری واٹ ایک اور مقام پر اس افسانے کے متعلق یہ تبصرہ کرتا ہے:

"It is most unlikely that at the age of fifty – six such a man as he should have been carried away by a passion for a woman of thirty – five or more." ۲۳ے

"یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ محمد (ﷺ) جیسا ایک چھپن سالہ شخص ایک ایسی عورت کے متعلق جذبات کی رو میں بہہ گیا ہو جس کی عمر پینتیس سال یا اس سے بھی زیادہ تھی۔" ۲۴ے

منٹگمری واٹ حضرت زینب کے ساتھ حضور ﷺ کی شادی کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"The criticism of Muhammad, then was based on a pre-Islamic idea that was rejected by Islam, and one aim of Muhammad in contracting the marriage was to break, the hold of the old idea over men's conduct. How important was this aim compared with others which he might have had?" ۲۵ے

"زینب بنت جحش سے محمد (ﷺ) کی شادی کے وقت، ان پر جو تنقید ہوئی تھی اس کی وجہ زمانہ جاہلیت کی ایک رسم تھی جس کو اسلام نے ختم کر دیا تھا۔ اس شادی سے محمد (ﷺ) کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگوں کے رویے پر اس پرانی رسم کا جو غلبہ تھا، اس کو ختم کیا جائے۔ اس شادی کا یہ مقصد اس کے دیگر مقاصد کے مقابلے میں کتنا اہم تھا؟" ۲۶ے

ان تمام حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس طرح دیگر شادیوں کا تعلق حضور ﷺ کی خواہشات کی تسکین نہ تھا بلکہ اس میں تعلیمی، سماجی اور سیاسی مقاصد تھے اسی طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح انہی مقاصد کے تحت تھا۔ منٹگمری واٹ نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے اور اپنے مستشرق بھائیوں کے بر خلاف لکھا ہے اور واضح کیا ہے کہ تعدد زوجات کے حوالے سے حضور ﷺ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

منٹگمری واٹ لکھتا ہے:

"The lost feature to be noted about Muhammad's marriage is that he used both his own and those of the closest companions to further political ends. This was doubtless a continuation of older Arabian practice. All Muhammad's own marriages can be seen to have a tendency to promote friendly relations in the political sphere. Khadijah brought him wealth and the beginning of influence in Meccan politics. In the case of sawdah, whom he married at Mecca, the chief aim may have been to provide for the widow of a faithful Muslim, as also in the later marriage with Zaynab bint Khuzaymah; but sawdah's is husband was the brother of a man whom Muhammad perhaps as wanted to keep from becoming an extreme opponent: and Zaynab's husband belonged to the clan of al-Muttalib, for which Muhammad had a special responsibility, while he was also cultivating good relations with her own tribe of Amir bin Saraah. His first wives at Madina, Aishah and Hafsah, were the daughters of the men on whom he learned most, Abu Bakr and Umar and Umar also married Muhammad's granddaughter, Umm-e-Kulthum bint Ali. Umm-e-Salamah was not merely a deserving widow, but a close relative of the leading man of the Meccan clan of Makhzum, Juwayriyah was the daughter of the chief of the tribe of al-Mustaliq, with whom Muhammad had been having special trouble. Zaynab bint Jahsh, besides being Muhammad's cousin, was a confederate of the Meccan clan of Abd Shams, but a social motive may have outweighed the political one in her case to demonstrate that Muhammad had broken with old taboos. Nevertheless, the class of 'Abd Shams' and Abu Sufyan b. Harb in particular, were in his thoughts, for Abu Sufyan had a Muslim daughter, Umm-e-Habibah, married to a brother of Zaynab bint Jahsh; and when the husband died in Abyssinia, Muhammad sent a messenger there to arrange a marriage with her. The marriage with Maymunah would similarly help to cement relations with her brother-in-law, Muhammad's Uncle, al-Abbas. There may also have been political motives in the unions with the Jewesses, Safiyah and Rayhanah." ۲۷

"محمد (ﷺ) کی شادیوں کے بارے میں آخری بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی اور اپنے قریبی ساتھیوں کی شادیوں کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرتے تھے۔ یہ ایک ایسی رسم تھی جو عربوں میں پہلے سے جاری تھی۔ محمد (ﷺ) کی اپنی تمام شادیوں میں سیاسی تعلقات میں اضافے کا مقصد کارفرما نظر آتا ہے۔ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ شادی سے آپ کو دولت ملی اور مکی سیاست میں آپ کے اثر کا آغاز بھی اسی شادی سے ہوا۔ سودہ اور زینب بنت خزیمہ سے شادی کا سب سے بڑا مقصد مخلص مسلمانوں کی بیواؤں کو باوقار پناہ مہیا کرنا تھا لیکن سودہ کے خاوند کا بھائی ایک ایسا شخص تھا، جس کے متعلق محمد (ﷺ) یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ کھل کر آپ کے مدِّمقابل آجائے اور زینب کے خاوند کا تعلق قبیلہ بنو مطلب سے تھا، جن کے متعلق محمد (ﷺ) کی خصوصی ذمہ داریاں تھیں، اس کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ زینب کے اپنے قبیلے "عامر بن صعصعہ" کے ساتھ بھی اچھے تعلقات بنا رہے تھے۔ مدینہ میں

آپ کی پہلی دو بیویاں' عائشہ اور حفصہ' ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی صاحبزادیاں تھیں جن کے ساتھ محمد (ﷺ) کا خصوصی تعلق تھا۔اُم سلمہ' صرف ایک مستحق بیوہ ہی نہ تھیں بلکہ وہ مکی قبیلہ بنو مخزوم کے سردار کی رشتہ دار بھی تھیں۔جویریہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں، جن کے ساتھ محمد (ﷺ) کے تعلقات خصوصی طور پر بہت خراب تھے۔زینب بنت جحش محمد (ﷺ) کی پھوپھی زاد ہونے کے علاوہ قبیلہ بنو عبد شمس کے حلیف قبیلے کی فرد بھی تھیں، لیکن ان کے معاملے میں سماجی محرکات، سیاسی محرکات پر فوقیت لے گئے، کیونکہ اس شادی کے ذریعے محمد (ﷺ) یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ آپ نے پرانی رسموں سے رشتہ توڑ لیا ہے۔مکی قبیلہ عبد شمس اور ابوسفیان بن حرب خصوصی طور پر محمد (ﷺ) کی نظر میں تھے۔ابوسفیان کی ایک بیٹی اُم حبیبہ تھی جو مسلمان تھی اور اس کی شادی زینب بنت جحش کے ایک بھائی سے ہوئی تھی۔ان کا خاوند جب حبشہ میں فوت ہو گیا تو محمد (ﷺ) نے ایک قاصد حبشہ اس لئے بھیجا کہ اُم حبیبہ سے آپ کی شادی کے انتظامات کو آخری شکل دی جائے۔میمونہ سے شادی بھی حضرت عباس سے آپ کے تعلقات کو مضبوط کرنے میں مدد دے سکتی تھی جو میمونہ کے برادر نسبتی اور محمد (ﷺ) کے چچا تھے۔یہودی الاصل عورتوں صفیہ اور ریحانہ سے آپ کے تعلق کے مقاصد بھی سیاسی ہو سکتے ہیں۔"۲۸

منٹگمری واٹ نے حضور ﷺ کی ہر شادی کے بارے میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ آپ کی ہر شادی کا مقصد علمی، سیاسی اور سماجی تھا۔

مشہور مستشرق جان بیگٹ گلب (John Bagot Glubb) نے اپنی کتاب " دی لائف ٹائمز آف محمد (The life times of Muhammad)(ﷺ)" میں حضور ﷺ کی شادیوں کو تمام پہلوؤں سے دیکھ کر ان کے متعلق بڑے حقیقت پسندانہ تبصرہ کئے ہیں۔ان کی تحریروں کے چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔وہ لکھتا ہے:

"The question of the marriages of the Messenger of God has aroused intense discussion and heated resentments into which we need not enter. It is, however, worthy of note that of all his wives, only Aisha was a virgin when he married her. Zainab bint Jahash was a divorced wife and all the rest were widows, some of them, it would seem, not particularly attractive. Moreover, the apostle had married Khadija when he was twenty-five and she was a window considerably older than he was. He had remained completely faithful to her for twenty-four years until her death.۲۹

"پیغمبر (ﷺ) کی شادیوں کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے۔ہم اس بحث میں پڑنا پسند نہیں کرتے تاہم، یہ بات ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ آپ کے ساتھ شادی کے وقت آپ کی بیویوں میں سے صرف عائشہ کنواری تھیں، زینب بنت جحش مطلقہ تھیں اور باقی تمام بیوہ تھیں۔ان میں سے کچھ زیادہ پرکشش بھی نہ تھیں۔مزید براں، پیغمبر ﷺ نے خدیجہ سے پچیس سال کی عمر میں شادی کی

تھی، جو اس وقت بیوہ تھیں اور عمر میں آپ سے کافی بڑی تھیں۔ پیغمبر (ﷺ) ان کی وفات تک چوبیس سال کا عرصہ، ان کے ساتھ مکمل طور پر وفادار رہے۔" ۳۰

ایک اور جگہ مزید لکھتا ہے:

"It is noticeable that the apostle, when a young man, had six children by Khadija, yet he had no children by the twelve women, who followed her, except for a son by Mary, the Egyptian concubine, most of his wives, though not in their first youth, were capable of bearing children. In Medina, Muhammad had less and less leisure time and must often have been mentally and physically exhausted, especially as he was in his fifties and laterly over sixty. These are not the circumstances under which men are interested in the indulgence of extreme sexuality." ۳۱

"یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ پیغمبر (ﷺ) جب نوجوان تھے تو خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے بطن سے ان کے چھ بچے تھے، لیکن ان کے بعد ماریہ قبطیہ سے ایک بیٹے کے علاوہ بارہ عورتوں سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ آپ کی اکثر زوجات گو بالکل نوجوان تو نہ تھیں، البتہ وہ بچوں کو جنم دینے کے قابل تھیں۔ مدینہ میں محمد (ﷺ) کو فرصت کا وقت بہت کم ملتا تھا اور اکثر اوقات آپ ذہنی اور جسمانی طور پر بہت زیادہ تھکے ہوئے ہوتے ہونگے خصوصاً جب کہ آپ کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ تھی۔ یہ حالات ایسے نہیں جن میں مرد زیادہ جنسی تعلقات کی طرف رغبت محسوس کرتے ہوں۔" ۳۲

ایک حدیث کی رو سے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس دنیا میں مجھے عورت اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے" جان بیگٹ گلب اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"The connection of his love of women with prayer seems to prove that it never occurred to him that his fondness for female company could be anything but innocent." ۳۳

"آپ کا عورتوں کی محبت کو عبادت کے ساتھ جمع کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کا عورتوں کی معیت کا شوق بالکل معصوم تھا۔" ۳۴

نقشہ ازواجِ مطہرات:

نمبر شمار	ازواجِ مطہرات	سنہ نکاح	عمر بوقت نکاح	سنہ وفات	مقبرہ	مدت رفاقتِ نبوی ﷺ	رسول اللہ ﷺ کی عمرِ مبارک بوقت نکاح
۱۔	حضرت خدیجۃ الکبری	میلادالنبی/۲۵	۴۰سال	۱۰/نبوی	مکہ	تقریباً۲۵سال	۲۵سال

۲۔	حضرت سودہ	نبوت ۱۰	۵۰سال	ہجرت،۱۹/ھ	مدینہ	۱۴سال	۵۰سال
۳۔	حضرت عائشہ صدیقہ	نکاح ۱۱/نبوی، رخصتی شوال ۱/ھ	۹سال	۱۷/رمضان ۵۷/ھ	مدینہ	۹سال	۵۴سال
۴۔	حضرت حفصہ	شعبان ۳/ھ	۲۳سال	۴۵/ہجری	مدینہ	۸سال	۵۵سال
۵۔	حضرت زینب بنت خزیمہ	۳/ھ	تقریباً ۳۰ سال	۳/ھ	مدینہ	۳ماہ	۵۵سال
۶۔	حضرت اُم سلمہ	۴/ھ	۲۴سال	۶۰/ھ	مدینہ	۷سال	۵۶سال
۷۔	حضرت زینب بنت جحش	۵/ھ	۳۶سال	۲۰/ھ	مدینہ	۶سال	۵۷سال
۸۔	حضرت جویریہ	شعبان ۵/ھ	۲۰سال	ربیع الاوّل،۵۶/ھ	مدینہ	۶سال	۵۷سال
۹۔	حضرت اُم حبیبہ	۶/ھ	۳۶سال	۴۴/ھ	مدینہ	۶سال	۵۸سال
۱۰۔	حضرت صفیہ	جمادی الاخر، ۶/ھ	۱۷سال	رمضان،۵۰/ھ	مدینہ	۳/۴-۳سال	۵۹سال
۱۱۔	حضرت میمونہ	ذیقعدہ،۷/ھ	۳۶سال	۵۱/ھ	مکہ	۱/۴-۳سال	۵۹سال
۱۲۔	علاوہ ازیں حضرت ماریہ قبطیہ	۶/ھ	۲۰سال	۱۶/ھ	مدینہ	۵سال	۵۹سال

حوالہ جات:

۱۔ڈاکٹر محمد شہباز منج، فکر استشراق اور عالمِ اسلام میں اس کا اثر و نفوذ، لاہور، القمر پبلی کیشنز ۲۰۱۶ء، ص:۳۵

۲۔حافظ سیف الاسلام، تحریکِ استشراق کی حقیقت اور استشراقی لٹریچر کے اثرات، پاکستان، دارالعلوم اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، ۲۰۱۵ء، ص:۳۹

۳۔القرآن۔ سورۃ الاحزاب آیت ۵۰

۴۔القرآن۔ سورۃ الاحزاب آیت ۵۱

۵۔القرآن۔ سورۃ الاحزاب آیت ۵۲

۶۔ P:126Muhammed & Islam, Muir, Sir William, 1887, The Religious Trivet Society,

۷۔پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج:۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص:۴۶۹

۸۔بائبل (قدیم و جدید عہد نامہ) لاہور، بائبل سوسائٹی پاکستان، ۲۰۱۳ء

۹۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۴۷۲

Sir William Muir, Muhammed & Islam, The Religious Trivet Society, 1887,P:126-۱۰

۱۱۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۰

Sir William Muir, Muhammed & Islam, The Religious Trivet Society, 1887,P:126-۱۲

۱۳۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، : ۵۳۱

Sir William Muir, Muhammed & Islam, The Religious Trivet , 1887,P:126- -۱۴ Society

۱۵۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۲

Sir William Muir, Muhammed & Islam, The Religious Trivet Society, 1887,P:126--۱۶

۱۷۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۲

۱۸۔ ایضا، ص: ۵۳۴

۱۹۔ الشیخ محمد محمود الصواب، زوجات النبی الطاہرات وحکمۃ تعدد ھن، جدہ، دار العمر، ۱۹۸۵ء، ص: ۶۴

۲۰۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۶

۲۱۔ منٹگمری واٹ، محمد ایٹ مدینہ، لندن، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۵۶ء، ص: ۳۳۱

۲۲۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۷

W Montgomery Watt, Muhammad : Prophet and Statesman, Oxford University ۔ ۲۳ Press, 1961, P:158

۲۴۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۸

۲۵۔ منٹگمری واٹ، محمد ایٹ مدینہ، لندن، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۵۶ء، ص: ۳۳۰

۲۶۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۳۸

۲۷۔ منٹگمری واٹ، محمد ایٹ مدینہ، لندن، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۵۶ء، ص: ۲۸۸۔۲۸۷

۲۸۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۴۱

۲۹۔ جان بیگٹ گلب، دی لائف ٹائمز آف محمد، ہاڈر اینڈ سٹا نگٹن، لندن، ۱۹۷۰ء، ص: ۲۳۷

۳۰۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۴۲

۳۱۔ جان بیگٹ گلب، دی لائف ٹائمز آف محمد، ہاڈر اینڈ سٹا نگٹن، لندن، ۱۹۷۰ء، ص: ۲۳۹

۳۲۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۴۴

۳۳۔ جان بیگٹ گلب، دی لائف ٹائمز آف محمد، ہاڈر اینڈ سٹا نگٹن، لندن، ۱۹۷۰ء، ص: ۲۳۸

۳۴۔ پیر محمد کرم شاہ الازھری، ضیاء النبی، ج: ۷، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۱۷ھ، ص: ۵۴۴